[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھا یعنی کا بڑا یادت دلیل جب یہ بات معلوم ہولئی تو اب جاننا چاہئے
کہ اہل علم نے واسطے امور سلطنت و ملکداری کی کچھ شرائط لکھے ہیں پس ہر
سلطان و رئیس پر واجب ہے کہ اون شرائط پر بخوبی نگاہ رکھے کیونکہ بغیر
اون کی درستی نظام دین و دنیا کی نہیں ہو سکتی ہے اس جگہ ذکر اون
شروط کا کتاب ارشاد السلاطین وغیرہ سے بسبیل اختصار کیا جاتا ہے تاکہ
راعی و رعیت دونوں کو اپنی فرائض منصبی پر اطلاع حاصل رہے اور جس کو
یہ منظور ہو کہ عذاب آخرت سے نجات پاوے وہ ان شرائط پر حتی الامکان عمل
کرے شرط اول منجملہ شرائط رعیت نگاہداری کے یہ ہے کہ جو واقعہ حاکم یا بادشاہ
کو پیش آوے وہ حاکم یا بادشاہ اوسمین آپ کو بجای رعایا و ساجرین کے
تصور کرے اور دوسری کو اپنی اوپر حاکم خیال کرے اور اوس وقت حال میں
جو حکم کہ دوسری کی طرف سے اپنے اوپر روا نہیں رکھتا ہے ویسا حکم
اپنی طرف سے دوسرے کی اوپر بھی روا نہ رکھے بجز پسندی ناپسندی ہرگز کسی
پر نہ پسند شرط دوم یہ ہے کہ مسلمان کی کام کر دینے کو افضل طاعات
جانے ایک روایت میں آیا ہے کہ داخل کرنا سرور کا مومنوں کی دل میں برابر
عمل ثقلین کے ہے آور شاد کیا ہے کہ ہمیشہ منتظر حاجات محتاجین کا رہے
اور جب جانے کہ کوئی مسلمان اوس کی دروازہ پر منتظر ہے اور حاجتمند ہے تو
جب تک اوسکا کام نہ کردے تب تک کسی عبادت میں مشغول نہ ہو شرط سوم

یہی کہ کہانے پینے مین خلفاء راشدین کی چال پر چلے اور نفس کو کہانے مین
طعامہائے لذیذ کا اور پہننے مین جامہای پر تکلف کا عادی نکرے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے بازار مین گئے اور ایک کرتہ
تین درم کو مول لیا اوس کی آستین جو بند دست سے زیادہ تھے اور
اوسکا دامن جو ایڑی سے زیادہ تھا کاٹ ڈالا لوگون نے کہا یہ کیا ہی فرمایا
طہارت سے نزدیک اور تواضع کے ساتھ لائق اور واسطے اقتدا مومنین
کے سزاوار تر ہے شرط چہارم یہ ہے کہ وقت حکم کرنے کی بات نرم
کرے اور خلق کے ساتھ مدارات سے پیش آئے اور مخلوق کے ساتھ
بلا موجب درشتی نکرے اور صحبت کے سننے سے ملول نہو اور بات کرنے
سے ساتھ ضعفاء و مساکین و نامرادون کے ننگ و عار نہ لائے حکایت
خلیفہ مامون کی عہد مین ایک شخص ایک گناہ کر کے بہاگ گیا تھا اوس کے
بہائی کو پاس مامون کے پکڑ لائے مامون نے کہا تو اپنے بہائی کو حاضر
کر ورنہ تجھکو قتل کیا جائیگا اوس شخص نے کہا اے امیر المومنین اگر آپکا
عامل مجھکو قتل کرنا چاہے اور آپ کوئی نشانی اپنی پاس اوس کی بھیجین
کہ تو فلان کو چھوڑ دے تو وہ عامل مجھکو چھوڑ دیگا یا نہین کہا ہان چھوڑ دیگا
کہا مین ایک حکم لایا ہون پاس سے اوس خداوند کی جسکے حکم جہان والو پر
حاکم کیا ہے وہ حکم یہ ہے کہ ولا تزر وازرة وزر اخری آپ اس حکم مین کیا

فرماتی ہین مامون نی کہا اس کو چہوڑدو کرات اپنی ایسی اچہی حجت پیش کی
سب حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے لا یقاد بالولد الوالد رواه الترمذی
والدارمی یعنی عوض بدلی کی والد کا قصاص نہوگا اور ابوہریرہ سے ہی کہا تہا
لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی یعنی یہ تیرا بیٹا تجہپر
جنایت کری اور نہ تو اسپر یعنی ایک کی عوض دوسرا گرفتار نہین ہوتا ہے سزا
قصوروار ہی کو دیجاتی ہے شرط پنجم یہ ہی کہ خلق کی راضی رکہنے کی
لیی حکم حق مین سستی و مداہنت نکری اور ہر کسی کی خوشنودی کرنی کو جو
شرع کی مخالفت اختیار نکرے حکومت کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ مہمات خلق
کے بدون ایک حاکم عادل داد گر کے نہین چلتی ہین جب حکم حاکم کا بی لگاو
ہوتا ہے اور حاکم طالب رضای حق رہتا ہے اور خشم خلق سے اندیشہ
نہین کرتا تو اللہ تعالی جو احکم الحاکمین ہے اوس حاکم سے راضی ہوتا ہے
اور قیامت کی دن اوس کو نیچے عرش کے سایے مین رکہیگا اور خلق کو بہی
اوس سی راضی کردیگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کی رضا لوگون کی
نارضامندی مین ڈہونڈہتا ہے اللہ لوگون کو بہی اوس سی راضی کر دیتا ہے
شرط ششم یہ ہی کہ خطر حکومت سے غافل نرہے اور یقینا جان لے
کہ مرتبہ امارت کا اور منصب حکومت کا ایک آلہ ہے کہ آدمی اس آلہ سی سعادت
و نیکنامی آخرت کی کسب کرسکتا ہے اور نیز شقاوت و گرفتاری و بدنامی

دارین خرید سکتا ہی اس وقت کی ملوک وحکام ورؤسا عالی مقام اسی قبیل
کے ہین کہ دولت ونکبت دنیای فانی پر مغرور ہوگئے ہین اور ہوای نفس
سے اونہون نی اپنی دین کی اقلیم کو ویران کر دیا ہے اور ناموس فانی کے
لیے ایمان کو برباد کر رکہا ہے آج کی دن جس کے ہاتھہ مین اختیار کی باگ
ہے اوسکو سعی بلیغ کرنا چاہیے تا کہ یہ دولت دنیوی اور ریاست ظاہری
اوس کے لیے تخم گرفتاری ابد نہو جائے اور شتابی کرنے کو طرف منہج صواب
وملازمت راہ معدلت کے غنیمت جانے کیونکہ ہر دن حاکم عادل کے
عدل کا موازنہ ساتھہ طاعت جمیع رعایا کے کیا جاتا ہے تو برابر آتا ہے
پس حاکم کو چاہیے کہ آپ کو اس سعادت خداداد سے محروم نہ رکہی شرط
ہفتم یہ ہے کہ ملاقات وصحبت وزیارت علما وصلحائے دین مین رغبت کری
اگرچہ یہ قوم اس زمان مین کمیاب وعزیز الوجود ہے خصوصا جب سی کہ آغاز
صد چہاردہم ہجری ہوا ہے لیکن معہذا اگر توفیق مساعد ہو تو ان کے دیکہنے
پر حریص رہے اور اس قوم کی نصیحت کو عین سعادت جانی کیونکہ اہل قرآن
وحدیث خاصۂ خدا ورسول ہوتی ہین خلفا راسلام ہمیشہ اہل علم وصلاح کے
پاس حاضر ہوتے نصیحت ووصیت طلب کرتے تہے جب تک یہ طریقہ رہا
اسلام غالب تہا اور صحبت جاہلان دجال سیرت اور فاسقان صالح صورت
سے جو اس زمانی مین مشائخ وعلما کے بہیس مین آپکو خلق پر ظاہر کرتی ہین

اور ہمنشین ظالم کی بطمع حطام دنیا سے دوان ذحا و ثنا و مدح مین مشغول رہتے
ہین احتراز کری کیونکہ یہ گروہ حزب ایمان و رہزن دین ہے گو اپنی صورت
عالمانہ و مشائخانہ بناسے ہووے بہتر اسے ہے ہر وہ شخص کہ فاسق مجاہر ہے یعنے
کھلم کھلا دروغ گو چالاک بیباک لچا اتا شہدا بد دین بدکردار ہے اوس کی
صحبت سی بچنا بادشاہ وقت پر بالخصوص فرض ہی اس لیے کہ فسق کا رشتہ
کفر سے قریب ہے اور فاسق اللہ کو مبغوض ہوتا ہے حکایت ہارون رشید
علیہ الرحمہ نے شقیق بلخی رحمہ اللہ سے کہا تھا کہ مجھے کچھ نصیحت و پند دو کہ دنیا و
آخرت مین نفع کری کہا ای امیر المومنین حق تعالی کی ایک سرا ہے جسکا نام
دوزخ ہے اللہ تعالی نے تجکو اوس سرا کا دربان مقرر کیا ہے اور تجکو
تین چیزین دی ہین تاکہ تو اون ہر سہ اشیا سے خلق کو دوزخ سے بچا کے
اور باز رکھے مال و شمشیر و تازیانہ سو مال سے عاجزون اور محتاجون کے
فاقہ کو بند کر اور ظالمون کو تلوار سے پارہ پارہ کر اور تازیانہ سے فاسقون کو
ادب دے اگر تو ایسا کریگا جیسا مینے کہا ہے تو تو بھی نجات پائیگا اور خلق بھی
بچی ہوگی اور اگر برخلاف اسکے کریگا تو سب سے پہلے تو ہی دوزخ مین جائیگا
اور باقی لوگ بعد تیرے قال تعالی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم
کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون یعنے
فاسق کا جینا مرنا مثل صالح کی نہین ہے موسی علیہ السلام

فرمایا تها فلا تاس علی القوم الفاسقین یعنی تو ہلاک پر ان فاسقون کی کچهہ
رنج نکر شرط ہشتم یہہ ہی کہ بسبب تجبر و تکبر کے خلق کو اپنی طرف سے
متوحش نکری بلکہ عدل و شفقت و احسان کرنے سی ساتهہ ضعفا و زیر دستون
کے انکو محبوب قلوب رعایا بناوی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
بہتر بادشاہ تمهاری وہ لوگ ہین جو تمکو دوست رکهتے ہین اور تم اون کو دوست
رکهتے ہو اور بدترین حکام وہ لوگ ہین جو تمکو دشمن رکهتے ہین اور تم اونکو
دشمن رکهتے ہو شرط نہم یہہ ہی کہ تجسس و جستجوی خیانت نائبان سلطنت اور
ظلم عاملان ریاست سے غافل نرہے اور اگر سیرت اور ظلم سیرت لوگونکو
رعایائے مظلوم پر مسلط نکری اور جب انکی خیانت و ظلم ظاہر ہو تو اوسکو پکر کر
دوسرون کی عبرت کے لیی عقوبت کری اور سیاست بادشاہے مین
مساہلت روا نرکہے اور ارکان دولت کو نصیحت سیاست سی مہذب بنائے
اقامت حدود و تعزیرات منجملہ فرائض شرع کے ہے اور خاص حاکم و رئیس
و بادشاہ پر واجب ہی اور حدود مین شفاعت کرنا حرام اور اوسکا قبول کرنا
منہی عنہ ہی اسامہ نی سفارش کی تهی کہ ہاتهہ چور کا کاٹا نجائے غصہ کیا
اور فرمایا اتشفع فی حد من حدود اللہ شرط دہم یہہ ہی کہ بادشاہ و حاکم
صاحب فراست ہو تا کہ درمیان مبادی حدوث حوادث و معانی وقوع
وقائع کی امعان نظر کری اور محض عقل و فہم مین حقیقت ہر حکم کو مشخص کرلی

اہل چشم بصیرت کو لازم ہے لواحق و عوارض معاملات میں نظر کریں اگر وہ
معاملہ منجملہ جلیہ میں سے ہو تو مطابق مسائل شرعیہ کے اوسکا فیصلہ
کریں اور اگر معضلات خفیہ میں سے ہو تو بذریعہ اوسکا نور فراست سے دریافت
کریں اور اس امر میں اعتماد قول ناقلین پر نکریں کیونکہ حدوث حوادث
غیر متناہی کو بیان غیر متناہی وفا نہیں کر سکتا ہے حکایت دو ضعیفہ نے
پیاس سلیمان علیہ السلام کی ایک طفل کا دعوی کیا تھا اور دونوں اثبات
دعوی میں عاجز تھیں سلیمان نے فرمایا کہ اس طفل کو دو ٹکڑے کر کے ہر
ایک کو ایک ایک ٹکڑا دیدو جب تلوار کھینچی اون دو ضعیفہ میں سے ایک
ضعیفہ بیقرار ہو کر رو پڑی اور کہا اے پیغمبر خدا اسکو قتل نکرو میں اپنے
دعوی سے درگذری اور اوس دوسری عورت میں یہ اثر نہوا سلیمان نے
فرمایا یہ لڑکا اوسی کو دو جو بیقرار ہوئی ہے اسی طرح کا ایک ماجرا عہد علی مرتضی
میں ہوا کہ ایک مرد مع اپنے پسر و غلام کے سفر کو گیا تھا اوسکو سفر آخرت
پیش آیا لڑکا ہمراہ غلام کے مدینے میں آیا لڑکے نے غلام سے کہا کہ تو میرا
ملک ہے اور غلام نے کہا کہ تو میرا مملوک ہے اور کسی کے پاس گواہ مقتضائے
قبول نہ تھا مرتضی نے کہا جب کوئی گواہ نہیں ہے تو فراست سے کام لینا چاہیے
قنبر اپنے غلام کو حکم دیا کہ دیوار میں ایک نقب لگا پھر کہا کہ تم دونوں اس
نقب سے اپنا سر باہر نکالو اور تلوار منگوا کر قنبر سے فرمایا کہ اے قنبر غلام کی

سر کرا فریادی جب غلام نے یہ بات سنی اپنا سر نقب سے نکالکر بہاگا وہا
فرمایا اوس کو پکڑ لاؤ اور سپرد سپہ کردیا کہ اس کو لیجا یہ تیرا غلام ہی غرضکہ
حاکم و بادشاہ کو معاشرت و مخالطت خلق سے چارہ نہین ہے اور جب مجبوری
ضروری ہے تو تفرس احوال خلق کا لوازم احوال ملوک و رؤسا سے ہے اور
اور فراست دو طرح پر ہے ایک شرعی ایک حکمی شرعی عبارت ہے نور یقین
سے جو بواسطہ تزکیۂ نفس کے اخلاق ردیہ و رذیلہ سے اور بوسیلہ تصفیۂ باطن
کے صفات ذمیمہ و قبیحہ سے پردہ جہالت اور حجاب غفلت کو عین بصیرت سے
اوٹھا دیتا ہے اور مومن حقیقی اللہ کے نور سے بینا ہوجاتا ہے حدیث مین فرمایا
ہے اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ لیکن یہ درجہ علیا رفیع رتبہ ہے
اس سی کہ ہاتھ ہر تیرہ روزگار کا اوس کی دامن پاک تک پہونچ سکے رہی
فراست حکمی سو اوس کو تجربہ سے پایا ہے پہلی مشاہدہ اوسکا نفس تفرس
مین کیا ہے اور کسب معرفت اس نوع کا سب لوگون کو ممکن ہے حکماء تجربہ کار
نے علامات و خواص خلقت آدمی کے سر سے پاؤن تک لکہے ہین اور
ہر ایک عضو کا قیافہ مع اوس کے آثار کے بیان کیا ہے اوس کے یاد کرنے سی
شناخت نیک و بد کی ہو سکتی ہے اس باب مین رسالہ ضیافۃ الاخوان
بقیافۃ الانسان علیحدہ لکہا گیا ہے وللہ الحمد شرط یازدہم یہ ہے کہ
حاکم و بادشاہ مجتہد ہو کیونکہ قرآن مین عدل و انصاف کا حکم کیا ہے اور عدل

کو نہین پہچانتا ہی مگر وہی شخص جو کہ عارف احکام کتاب و سنت ہی اور ان کا
عارف مجتہد ہوتا ہے نہ مقلد کیونکہ مقلد فقط امام کا قول جانتا ہی نہ صحت
قول امام کی اعتبار اجتہاد پہ حدیث بریدہ رفعاً ذیل سے فرمایا کہ حاکم تین
طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو دوزخ مین جاینگے جو حاکم جنت
مین جائیگا یہ وہ شخص ہے جسنے حق کو پہچانا اور حق کے موافق حکم دیا اور
جس شخص نے حق جانا لیکن حکم مین ستم کیا وہ دوزخ مین جائیگا اور جس نے
لوگون مین جہالت سے حکم دیا وہ بھی دوزخی ہوگا اخرجہ اھل السنن الاربع
والحاکم و صححہ خلفاء راشدین اور ملوک بنی امیہ اور خلفاء عباسیہ سب علماء
و صاحب اجتہاد و علم کثیر تھے مدتک رات دن اون کو صحبت اہل علم و فضل
و دین کی رہتی تھی اور ارشادات و ہدایات مجتہدین و ائمہ علوم سے قدم
باہر نرکھتے تھے جب سے اسلام غریب ہوگیا دنیا بھر کے حاکم جاہل نادان
بے علم بے عقل لوگ باقی رہگئے شرط دوازدہم یہ ہے کہ حاکم و بادشاہ
لوگون کے مال سے متورع ہو اس لئے کہ تین بڑے گناہ مین ہر کسی کا مال لیا و
اور صاحب دولت ہو جاوُن کیونکہ کسی مسلمان کا مال بغیر اوسکی خوشی خاطر
کے لینا حرام ہے مال و جان و آبرو کا حکم بنص حدیث صحیح ایک ہے کسی
طرح کا تفاوت و اختلاف حرمت مین ان ہر سہ شیار کی نہین ہے جو حاکم
اموال مردم سے پرہیز نکریگا وہ رشوت ستانی سے بھی نہ بچیگا اور جب بچا

تو یہ رشوت درمیان اوس کی اور حق کے حائل ہوگی اور مرتشی اور
راشی اور رائش کے لیے وعدہ جہنم کا آچکا ہے شرط سیزدہم یہ ہے
کہ حاکم و بادشاہ قضایا میں عادل ہو یکسان حکم کرے کیونکہ جو عادل نہوگا
بسبب جرأت کی یا مداہنت یا محابات یا رعایت قرابت وغیرہا کے وہ حق
کو دیدہ و دانستہ ترک کردیگا اور شمار حکام نار کے ہوگا اس لیے کہ اوسنے
حق کو پہچانکر حکم مین جور کیا ہے شرط چہاردہم یہ ہے کہ حکومت پر
حریص نہو اور از خود اوس کو طلب نکرے احادیث صحیحہ مین بہت کچھ ترہیب
طلب امارت پر آئی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ امارت دن قیامت کی ندامت
ہوگی جسنے دنیا مین دو آدمیون پر بھی حکم کیا ہے اوسکو مشکین باندھکر سامنے
خدا کی لیجاوینگے شرط پانزدہم یہ ہے کہ حاکم و بادشاہ جس کو حریص قضا
اور طالب عمل پاوے اوس کو والی نکرے حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے
انا واللہ لا نولی ہذا العمل احدا سألہ او احدا حرص علیہ رواہ الشیخان
اسمین سر یہ ہے کہ طالب عمل داعیہ نفسانی سے جیسے جاہ و مال و تمکن و انتقام
عدو و نحو ذلک سے ہرگز خالی نہین ہوسکتا ہے تو پھر اوس سے خلوص نیت معلوم
اور جب نیت خالص نہوئی تو نزول برکات معدوم شرط شانزدہم
یہ ہے کہ جو شخص لائق حکومت کی ہے وہ ایک خطر عظیم مین گرفتار ہوتا ہے
اوسکو صورت اصابت مین دو اجر ملتے ہین اور ہمراہ خطا کے ایک اجر اگر [illegible]

بحث میں کوتاہی و تقصیر جہد نہیں کیا ہے یہ شرط بشرط تبحر کی ہی شرط

ششم تعلم یہ ہی کہ حاکم رشوت نہ لے رشوت لینا قطعا حرام ہے دنیا میں

اگرچہ کوئی حد و تعزیر رشوت لینے پر شرعا وارد نہیں ہے لیکن راشی و مرتشی

و رائش کو وعدہ جہنم کا اچھی طرح پر دیا گیا ہے رشوت کی دو صورتیں ہیں

ایک یہ کہ حکم بغیر حق کو شرط کرا لے یا یہ شرط کہ حکم بالحق سے ممتنع رہے دوسرے

یہ کہ جس کی وجاہت سے کام نکلتا ہے اوسکو تحفہ دیکر وسیلہ اپنی عمل کو وجاہت

کا شفیع کرے یہ دونوں صورتیں حرام ہیں بلکہ رعیت پر بھی حرام ہے کہ وہ

ظلم کرانے کے لیے کسی کو مال رشوت دیوے قال تعالی ولا تاکلوا اموالکم

بینکم بالباطل و تدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم

وانتم تعلمون اور جو ہدیہ پاس حاکم کی سبب اوس کے حاکم ہونے کے

بھیجا جاتا ہے اوسکا لینا بھی حاکم کو حرام ہے شرط ساتویں جب یہ ہے کہ حاکم

سبب غصے میں ہو تو اوس کو حکم دینا درست نہیں ہے یا حرام ہے حدیث

ابی بکرہ میں تحریم بھی اسی فعل سے آئی ہے فرمایا ہے لا یقضین حاکم

بین اثنین وھو غضبان رواہ الشیخان اور اصل نہی میں تحریم ہے اور

اسی جگہ صارف تحریم موجود نہیں حکم گرسنگی سخت اور فکر متعلق اور خوف مزعج

اور نعاس غالب اور اوس قبیل کا ہے جو دل پر غالب ہو بلکہ اہل علم کہتے ہیں

کہ اگر ان احوال میں حکم دیا اور ٹھیک دیا تو نافذ ہو گا ورنہ فلا شرط نہم

یہ ہی کہ درمیان ہر دو خصم کی برابری کرے مگر جبکہ ایک ان دونین کا فر ہو
مراد مساوات ہی نشست و گفتگو مین اور قبل حکم کے دونون کی بات
کان رکہکر سنے اور سمجہے شرط بستم یہ ہی کہ حاکم جہانتک ممکن ہو سہل کرے
بامکان یہ نکری کہ اہل معاملہ سی ہمیشہ پردہ مین رہے و لہذا امامت
عورت کی بوجہ پردہ نشینی و نقصان عقل و دین و نحوہا کے صحیح نہین ہے
حدیث مین فرمایا ہے لن یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ اور حاکم کو درست نہی
کہ شفاعت کرے یا قرض و نحوہ مین کچہ کم کرا دے یا صلح کے لیے ہدایت کرے
یہ سب امور سنت صحیحہ سے ثابت ہین اور واقع ہو چکے ہین مسئلہ حاکم کا
حکم فقط ظاہر مین نافذ ہے نہ باطن مین امام شافعی رح نی اسپر اجماع نقل
کیا ہی کہ حرام حکم حاکم سے حلال نہین ہوتا ہے خلافا للحنفیۃ اس مسئلہ کی
تفصیل سے الدلیل نیل الاوطار و مسک الختام مین مذکور ہے اور حدیث پیچ
یہی ثابت ہے کہ ہر حاکم مجتہد مصیب نہین ہوتا ہے بلکہ اصابت ایک
ہی کے لیے ہوتی ہے اور دوسری کی خطا موضوع ہے اس لیے کہ وہ
معذور ہی سوی مین لہا ہے و علیہ اکثر اہل العلم انتہی

بیان حقوق رعایا کا

یہ حقوق دو طرح پر ہین کیونکہ رعیت دو حال سی باہر نہین ہے مومن ہو یا
کافر سو حقوق و احکام رعایا کے بسبب اون کی کفر و اسلام کی مختلف ہوتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اخلاق خدا نہ بغرض نفسانی و شہوت رانی حدیث مین آیا ہے کہ افضل
عقل بعد ایمان کی دوستی کرنا ہی ساتھہ خلق کے اور نیکی کرنا ہے ساتھہ
نیک و بد کی حق پنجم یہ ہی کہ بسبب تجبر خلق و بادشاہی کے حریم حرم
اہل اسلام مین نظر نکری اور بغیر اذن حاصل کرنے کی منازل و مخازن
رعایا مین نجائی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باوجود دا وس
جلالت و حکم نبوت کے جب کسی مسلمان کے دروازی پر جاتی تین بار
آواز دیتی اگر اجازت ہوتی تو اندر آجاتی ورنہ واپس آتی اور رنجیدہ
نہوتی یہ استیذان تین بار کرنا چاہیے تا کہ پہلی بار وہ سنی دوسری بار
اپنی جگہہ درست کری تیسری بار مصلحت کی لیے اجازت دی یا منع کری
حق ششم یہ ہی کہ خطاب و معاملہ ساتھہ خلق کے بقدر درجہ و مرتبہ
ہر شخص کی اوتہا کرے کہ مردم اوباش سی امید عبارت لطف کی نرکہے
اور عامہ مردم سی فصاحت و بلاغت کا جویان نہو اور غول بیابانی
سے آداب مجالس اشراف کا طالب نہنی اور ہر شخص کو تکلیف بقدر اوس کے
حال کی دی ہر قوم کو اوس کی مرتبہ مین رکہی —
حکایت حضرت داود علیہ السلام نے کہا تہا اے رب مین
کیا کام کرون کہ خلق مجہکو دوست رکہی اور مین تیری جوار قرب سے بہی
محروم نہون فرمایا خلق کی ساتہہ زندگانی مطابق اونکی عقل کے کر اور جو

معاملہ درمیان پیری اور تیرے ہی اوس کی رعایت اچھی طرح کر حدیث
عائشہؓ مین آیا ہے کہ انزلوا الناس علی قدر منازلهم حق ہفتم یہ ہے
کہ مجالس و محاضر مین بوڑھون کا احترام کری خصوصًا پیران سندین کا
اور اطفال کو چشم شفقت سے دیکھے حدیث ابن عباس مین رفعًا آیا ہے
کہ وہ ہم مین سی نہین ہے جو کبیر کی توقیر نکرے او صغیر پر رحم نفرماوے
رواه الترمذي وقال حديث غريب اور انس نی رفعًا کہا ہے کہ اکرام
نہین کیا کسی جوان نے کسی پیر کا بسبب اوس کی پیری کے لکن مقرر
کرتا ہی اللہ اوس کی زمانہ پیری مین ایسے شخص کو جو اوس کی حرمت کری
رواه الترمذي حق ہشتم یہ ہی جس سے کسی شے کا وعدہ کری اوسکو
ضرور وفا کری خلاف وعدہ نکری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے
کہ عدة المؤمن كأخذ الكف اور کہا ہی کہ العدة دين یعنی وعدہ قرض ہے
پہر حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ آية المنافق ثلث زاد مسلم وان صلم
وصلى وزعم انه مسلم اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن
خان رواه البخاري یعنی منافق کی تین نشان ہین اگرچہ وہ روزہ رکھے
نماز پڑہے آپ کو مسلمان جانی جب بات کری جہوٹہ بولی جب وعدہ
کری خلاف کری جب امانت رکہو خیانت کری کہتے ہین جو بادشاہی
ذو القرنین نے پائی تہی وہ تین خصلت کی سبب ہے اون کو ملی تہی ایک یہ کہ

چونکہ کبھی سچ کہتے دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتے خلاف اوس کی نہ کرتے
تیسرے یہ کہ جو مال اون کی سامنے آتا اوس کو فی الفور مصرف مناسب
مین صرف کر دیتے دوسرے دن کی لیے ذخیرہ نکرتے اسی جگہ سے یہ بات
کہی ہی کہ جو بادشاہ ان خصال پر چلیگا ایک جہان اوسکا محکوم رہیگا حق
نہم یہ ہے کہ وقت حکم کرنی کی سختی و درشتی و تندی نکری اور نرمی و تلطف
سب کی ساتھ کشادہ رو ہوا اور ضعفا و دردمند لوگون سی نرم بات کہے
ایسی شخص کے لیے بشارت جنت کی آئی ہے حق دہم یہ ہی کہ جس طرح اپنا
انصاف خلق سی چاہتا ہی اسی طرح خلق کا انصاف اپنے نفس سی جاری
اور مسلمانون کی ساتھ ایسا برتاو رکھے کہ اگر وہ [illegible] تو وہ اوس سے
ساتھ کرین تو پسند کری بالجملہ تو اپنی رہائی کے دوزخ سے اور حصول سعادت
و کرامت جنت کی اس سی بہتر کوئی نسخہ نہین ہے کہ خلق کے ساتھ وہ کام
کری جس کو اپنی ساتھ ہونا دوست رکھتا ہی ؎

تو [illegible] کہ جو میری بر ہی ... نہ [illegible] گر تو میری بر پسند

حق یازدہم یہ ہی کہ اصلاح ذات البین مین مبادرت کرنی کو اپنی
اوپر واجب جانی اور فصل خصومات مسلمین مین تاخیر روا نہ رکھے کہ اس سے
حقد و عداوت و فساد کا مادہ پیدا ہوتا ہے حضرت ؐ نے صلح کرا دینے کو
درمیان دو مسلمانون کی ایک عمل با فضیلت تر نماز و روزہ و صدقہ سی فرمایا ہے

امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح بین الفئتین کے پیچھے خلافت چھوڑ دی
یہی صلح کو خلافت سے بہتر سمجھا اور سید جوانان اہل بہشت ٹھیرے
حق دوازدہم یہ ہی کہ اکتشاف مین جرائم مسلمین کے سعی نکرے
یعنی عیب جوئی رعایا سے بچے اور فقرا کو اون کی ہر لغزش پر [illegible]
اور شہوات خلق سے بقدر امکان درگذر کرے قال تعالی واذا مروا باللغو
مروا کراما اور عیوب خلق کو پوشیدہ رکھے حدیث مین آیا ہے جو کوئی
کسی مسلمان کا پردہ رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکا پردہ دنیا و آخرت مین رکھیگا
اگر من ناجوانمردم بکردار   تو بر من چون جوانمردان گذر کن
حکایت عمر رضی اللہ عنہ زمان خلافت مین ایک رات مدینہ مین گشت
کرتے تھے ایک گھر سے آواز سرود کی سنی دیوار پر چڑھکر اندر گئے دیکھا ایک
شخص ہمراہ ایک عورت اجنبی کے بیٹھا ہے اور شراب سامنے رکھی ہے
کہا ای دشمن حق تجھکو یہ گمان ہی کہ اللہ تعالی تجھکو رسوا نکریگا اوسنے
کہا آپ جلدی نکرین بیٹھے اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپ نے تین گناہ کیے
ہین کہا کیا اوسنے کہا اللہ نے فرمایا ہے ولا تجسسوا اور آپ نے تجسس کیا
ع محتسب را درون خانہ چہ کار ؛ اور فرمایا ہی واتوا البیوت من ابوابہا
اور آپ دیوار چڑھکر آئے اور فرمایا ہی لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی
تستانسوا اور تم بے اجازت آگئے کہا تو نے سچ کہا پھر فرمایا اگر مین تجھکو

معاف کردون تو کیا تو توبہ کریگا اوسنی کہا ہان تب اوسکو معاف فرمایا
اور وہ تائب ہوگیا حق سیزدہم یہ ہے کہ بادشاہ وحاکم کو بچنا ہے کہ
خود مرتکب شہوات کا ہوکر خلق کو معاصی پر دلیر کری بلکہ واسطی دفع تہمت
کی موضع تہمت سی بہی محترز رہے فرمایا ہے بچو تہمت کی جگہون سی اور
اگر احیانا کسی معصیت مین مبتلا ہوجای تو اوس کو مستور ومخفی رکھے کیونکہ
عامۂ خلق امر صلاح وفساد مین حاکم وبادشاہ کی تابع ہوتی ہے جب
رعایا حاکم کو نہج صواب پر دیکھتی ہی تو صلاح مین رغبت کرتی ہی اور
سارا ثواب اونکا دیوان حاکم مین جمع ہوتا ہے اسی طرح جب لوگ
حاکم سی مشاہدہ فساد کا کرتی ہین تو فسق وفجور مین بس جاتے ہین گانے
بجانے ناچنے زنا کرنی شراب پینی وغیرہ معاصی مین کوشش کرنے لگتے
ہین اور یہ ساری گناہ دیوان رئیس مین جمع ہوتی ہین الناس علی دین
ملوکہم حدیث مین آیا ہے کہ جس نی اچہی راہ نکالی اوس کو ثواب
ساری لوگون کا جو اوس راہ پر چلتی ہین ملتا ہے اور جو بری رہ نکال گیا
اوس کو اون کی ہر گناہ کا وبال ملتا ہی مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے
من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالہ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا اہل علم نے کہا ہی

خوشی ہو اوس کو جو مرا اور اوس کی گناہ بھی مر گئے حق چہاردہم یہ ہے
کہ جب حاجت روائی مسلمانون کی شفاعت پر پاس حاکم کے موقوف ہو
تو چاہیے کہ جلد اوس مہم کو کفایت کری اشفعوا تؤجروا اور اہمال روا
نہ رکھے خاصہ حکومت کا یہ ہوتا ہی کہ بہت سی مہم خطیر اور مہمات بزرگ
کسی شخص کے ایک حرف کہدینے پر نکل جاتی ہین اس لیے حاکم و محکوم اس
ثواب کی سعادت کو غنیمت جانے حدیث مین آیا ہے خیر الناس من
ینفع الناس بلکہ اس صدقہ زبان کو افضل ترین صدقات ٹہرایا ہی حق
پانزدہم یہ ہی کہ حاکم کو چاہیے کہ جانب مساکین و ضعفاء کو جانب اہل دنیا
و اغنیاء و اقویاء پر راجح رکھے اور زیادہ میل جول حاکم کا فقراء و اہل اللہ
سے ہو اور ہر دن اپنی آئینہ دل کی زنگار کو صیقل نصائح و مواعظ اہل علم
و صلاح سی جلا ہی تازہ دیا کری کیونکہ مباشرت حکومت و اختلاط خلق و
مخالطت اغنیاء و اہل دنیا کی دل کو سیاہ و تاریک و سخت و درشت کر دیتی ہے
اور جب یہ تاریکی نعوذ باللہ مستمر ہو جاتی ہے تو خوف و خطر بربادی دین و
ایمان اور سوء خاتمہ کا ہوتا ہی اور یہ بربادی موجب گرفتاری ابدی و
حرمان سرمدی کی ہو جاتی ہی قال تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا
یکسبون یعنی ان کی دلو نپر کسب معاصی و صحبت بد کی زنگ بیٹھ گئی ہے
دل سیاہ پڑ گئے سعادت آخرت سے محروم رہ گئے حدیث مین آیا ہے

ایاکم ومجالسة الموتی قیل ومن الموتی قال الاغنیاء یعنی مردون کی پاس
مت بیٹھا کرو کہا عرض کون ہین فرمایا تونگر لوگ حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اون کو صحبت اغنیاء سے منع فرمایا تہا
حکایت سلیمان علیہ السلام جب تخت پر سے اوٹہتے تو مسجد مین جاتی اور
ہر طرف نگاہ کرتی جہان کسی مسکین کو دیکھتے اوس کی پاس جا کر بیٹھتے اور
فرماتی مسکین جالس مسکینا یعنی ایک مسکین پاس مسکین کے بیٹھا ہی
حدیث مین یہ دعا آئی ہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی
فی زمرة المساکین حق شانہ دیتا ہی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ احوال اہل
فاقہ ومحتاجین سی غافل نہ رہے اور دور کرنے مین بار فاقہ کی گردن فقرا
نامراد ومحتاجین کی استعداد اور فرو ماندگان کی ستاد کی تقصیر روا نہ رکہے
اور تفقد احوال اہل فاقہ ویتامی کو اپنی ذات پر لازم وواجب جانی اور
بازخواست قیامت ومواخذہ روز ندامت سی اندیشناک رہی کہ اوس دن
مال وملک وقربان کچہ نہو گا ملک سی سلطان بے حقیقین آج کی دن حاکم کیا
مطالبہ اپنی حقوق کا کرتی ہین آج ہو سکتا ہے کہ حاکم اپنی جان کو مذمت
تلف حقوق سی خلاص کرلی حدیث مین آیا ہے کہ دن قیامت کی اللہ تعالی
عرصہ محشر مین اپنے بندی کو حاضر کرکی فرمائیگا کہ مینے دنیا مین تجہ سے روٹی
کپڑا مانگا تہا تونی مجہکو نہ دیا وہ کہیگا اے رب یہ کس طرح ہوا تو تو منزہ ہے

الله فرمائیگا فلان شخص تیرا ہمسایہ تہا اور گرسنہ و برہنہ تہا تجہکو اتنی اقتدار
تہی کہ تو تفقد اوس کی حال کا کرتا لکن تو نے کیا مجہے بہی اپنے عزت و جلال
کی قسم ہے کہ مین تجہکو اپنی رحمت سے محروم کرونگا جس طرح کہ تو نی اوس کو
محروم رکہا نسأل الله العافیة حق ہشتم یہ ہے کہ مسلمانون کی رستونکو
خوف سی راہزنون اور چورون کی تازیانہ سیاست کی ساتہ امین رکہے
اور جسکو دیکہے کہ وہ راہ مین تعدی کرتا ہے اور مسلمان سی متعرض ہوتا ہے
اوسکو عقوبت کری تاکہ دوسرون کو عبرت ہو مسئلہ قطاع الطریق کا قرآن
مین آیا ہے وہی طریقہ انکی سیاست کا ہی اور حدیث مین اوس کی تفصیل
بیان ہوئی ہے ولایت مین جس جگہہ محل خوف ہو اگر وہان عمارت بن سکے
تو عمارت بنا دی اگر نہ بن سکی تو نگاہبان مقرر کردی کہ وہان حاضر رہا کرین
حکایت عمر رضی الله عنہ نی ابوذر رضی الله عنہ سی کہا تہا تم میرے حق
مین کیا کہتے ہو لوگ تو مجہکو خلیفہ کہتے ہین کہا اگر ایک بکری کنارہ دریاے
فرات پر ضایع ہو جای اور تم اوس سی غافل ہو تو تم کو خلیفہ کہنا نچاہیے
حق نہم یہ ہے کہ ملک مین جس جگہہ حاجت رباط و پل و شاہراہ و حوض ہو
کے سوا اوس جگہہ بقدر امکان عمارت طیار کرادی اور سستی و کاہلی روا
نرکہے حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص مسلمانون کی راہ مین پل بنائیگا جسپر
سے الله کے بندے آسانی گذر کرین تو الله تعالی اوسکو پل پر ہول صراط

سی آبنائی گذران وبگاہے

مرد آنکہ مانندیں از وی بجابی ... ایل وسجب ریجاہ ومہمان سرای

حق نوزدہم یہ ہی کہ ہر قصبہ مین بقعہائی اسلام سی ایک مسجد بنائی اور

امام وموذن مقرر کری اور اسباب اون کی زیست کے مہیا کردی یعنی

دوکانین وقف کری اور امام وموذن کے رہنے کی لیے گہر بنادے

تاکہ فراغ دلی سی ادای امر حق وخدمت مومنین مین اقدام کرین اور

طلب قوت مین اہتمام اس امر کی اون سے فوت نہو حدیث مین آیا ہے

من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة متفق علیه من حدیث عثمان

یرفعه یعنی عوض بنا مسجد کی جنت مین ایک قصر بنتا ہے ولمسلم حدیث

ابو ہریرہ مین فرمایا ہے احب البلاد الی الله مساجدها وابغض البلاد الی الله

اسواقها رواه مسلم حق بستم یہ ہی کہ بادشاہ وحاکم کو چاہیے کہ امر بالمعروف

ونہی عن المنکر کو ترک نکری اور نصیحت دین کو خاص وعام سی دریغ نکرے

اور اپنے ملک کی رعایا کو حکم طاعت وعبادت کا دی اور رعایا کو بسیاست

معاصی ومناہی سے باز رکھے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے

من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع

فبقلبه وذلک اضعف الایمان رواه مسلم یعنی منکر کو ہاتھ سے مٹادی

ورنہ زبان سی منع کری ورنہ دل سی برا جانی ورنہ یہ ایمان سخت ضعیف ہے

ہاتھہ سی مٹانا کام ہی حاکم و بادشاہ و رئیس کا اور زبان سی منع کرنا کام ہے
علماء دین کا اور دل سی برا جاننا کام ہے عوام مسلمین کا یہی فرمایا ہی
کہ جس بندی کو اللہ نی رعیت پر حاکم کیا ہے اور وہ رعایا کو حکم طاعت
خدا کا نہین کرتا ہے اور اون کی اصلاح مین ساعی نہین ہے تو اوس کو
بہشت کی بو بہی نہ آئیگی بالجملہ یہ بیس حق رعایای مسلمین کے ہین حق
بست و یکم یہ ہی کہ جتنی مسلمان فقیر و عالم مملکت رئیس و بادشاہ و
حاکم مین ہون اون کو رزق اونکا بیت المال سے دی علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے من دخل الاسلام طائعا وقرء القرآن ظاهرا فله في
بيت مال المسلمين كل سنة مائتا درهم وروى مائتا دينار ان
لم ياخذ ها في الدنيا اخذ ها في الآخرة اختلاف مقدار کا دلیل ہے
اختلاف پر احوال و اشخاص و ازمان کی اور حدیث شریف مین بارہ
اخذ زکوۃ فرمایا ہے توخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم یعنی ہر
ملک کا زر تحصیل و ہین کی فقراء پر تقسیم کرنا چاہیے بالجملہ رعایای مسلمان
کا حق رزق عشر و خراج و فیی مین بیت المال اہل اسلام و خزانہ مملکت
امام پر واجب لازم ہی اگر بادشاہ و رئیس اس جگہہ یہ حق اونکا نہ دیگا تو وہ
قیامت مین ضرور ہی اوس سی لینگے یہ حکم دربارہ فقراء و علماء و فقہاء و صلحاء
منقطعین و محتاجین و مساکین و نحوہم کے ہی نہ اون کی باب مین جو حرفہ کانے

زین ولگام کی سوار ہوون دوازدہم یہ کہ تلوار نہ اوٹھائین یعنی ہتیار نہ
باندہین سیزدہم یہ کہ انگشتری ساتھہ نگین کو مہر کے اشکل مین نہ پہنین چہاردہم
یہ کہ شراب نہ بیچین اور کہلم کہلا نہ پیین پانزدہم یہ کہ رسوم وعادات مشرکین
کو اہل اسلام مین ظاہر نکرین شانزدہم یہ کہ جو لباس جاہلیت مین کہتی تہی
او سکو ترک نکرین تاکہ مسلمانون سی ممتاز رہین ہفدہم یہ کہ مسلمانون کی جوار
مین گہر نہ بنائین اور قصر وبام خانہ بلند نکرین ہیژدہم یہ کہ اپنی مردون کو پاس
مقابر مسلمین کے دفن نکرین نوزدہم یہ کہ مردون کی مرثی مین آواز بلند
نکرین بستم یہ کہ مسلمان غلام خرید نکرین آخر عہدنامہ مین یہ لکھا ہے
فاذا خالفوا شیئا مما شرطوا فلا ذمة لهم وقد حل للمسلمین منهم ما
یحل من اهل المعاندة یعنی اگر کچہہ بہی خلاف ان شروط کی کرینگے تو پہر انکے
لیی ذمہ یعنی امان نہین ہی اور ان کی خون ومال مسلمانون پر حلال ہونگی
جس طرح کہ خون ومال کفار محاربین کا حلال ہی انتہی حدیث ابن عمرو مین فرمایا
من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین
خریفا رواه البخاری اور حدیث علی مین رفعا آیا ہی الا لا یقتل مسلم بکافر
ولا ذو عهد فی عهده رواه ابو داود والنسائی ورواه ابن ماجة عن ابن عباس
یہ بیان شرائط ائمہ وملوک وسلاطین ورؤسا وحکام وحقوق رعایای مسلمین
واہل ذمہ کا اجمالا ہی اس کی تفصیل کتاب فارسی ذخیرة الملوک مین لکھی ہے

اور کتاب حسن المساعی اردو زبان مین جمیع طرق عدالت و سیاست پر حاوی
ہی اور کتاب تکمیل الکرامہ بیان مسائل امامت مین آشنا فہم زبان ہندی اور
بنیاد ان ہر دو کتاب کی دلائل کتاب و سنت پر ہی بحوالہ ادلہ و تنقیح جمیع جزئ
یات معلوم ہی کہ ایک عمر دراز سی جیسے کہ اسلام غریب ہوگیا ہے احتمال
ان شرائط و امور کا کالعدم ہی اور اب کہ زمان ساعت مقترب ہی کسی جگہہ
ایسی بادشاہ و حاکم یا رعایا موجود نہین ہین لیکن بغرض اعلام و تنبیہ رؤسا اسلام
و ملوک علام تسہیل ان مقاصد کی عمل مین آئی کہ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا
علاوہ اسکی اللہ نے اہل علم سے عہد لیا ہی کہ وہ لوگون کی لیئی بیان حق کا
کرین مین جانتا ہون کہ اس زمانہ آخر مین تالیف کرنا بیفایدہ چیز ہے خصوصا
علم دین مین اس لیی کہ کسیکو کچھہ غرض شرع سی باقی نہین رہی ہے لیکن محض
واسطی ابراء ذمہ کی یہ کام کیا جاتا ہی شاید اللہ مجہپر رحم کری مسئلہ طاعت
ائمہ کی واجب ہی مگر معصیت خدا مین اگرچہ کوئی غلام حبشی حاکم کیون نہو کہ
سر مثل دانہ زبیب کی ہو یعنی مجرد اور خروج کرنا امام پر بعد حصول اتفاق کے
جبتک کہ وہ نماز کو برپا رکھی اور کفر بواح یعنی صاف ظاہر نکری جایز نہین ہے
اگرچہ کوئی غیر قریشی متغلب متصرف ہوگیا ہو اسلیی کہ خروج کا مفسدہ زیادہ ہے
مفسدہ امامت غیر لائق سی حدیث حذیفہ بن الیمان مین فرمایا ہے ستقوم فیکم
رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انسان قلت کیف اصنع یا رسول اللہ

ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع
واطع رواہ مسلم وغیرہ یعنی قریب ہی کہ تم میں ایسی لوگ قائم ہونگی یعنی
حاکم و والی امر جن کی دل شیطانون کی سی دل انسان کے بدن مین ہونگے
سننا اونکی بات سنا اور اونکی اطاعت کرنا چاہیے گو وہ ارین پیٹین اور مال
چھینین حاصل یہ ہی کہ رعایا کو جور ائمہ پر صبر کرنا واجب ہی اور اون کی خیر خواہی
کرنا لازم ہے گو وہ ظالم ستمگار کیون نہون بدلیل حدیث الدین النصیحۃ
للہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین رواہ البخاری عن تمیم الداری اور بادشاہ
وحاکم پر فرض ہی کہ مسلمانون سی ظالم کی ہاتھ کو روکی اور حفظ ثغور کری یعنی
رخنون کو بند کری اور ابدان و ادیان و اموال و انفس رعایا مین مطابق
شرع کی بندوبست رکھی اور اموال کو مصارف شرعیہ اموال مین صرف و
تفریق کری اور بیجا اور محل معصیت اور عیش مین صرف نکری بلکہ کفایت سے
زیادہ آپ بھی نہ لی اور جتنا لی وہ موافق معروف و دستور کے لی اور اصلاح
سیرت و سریرت یعنی درستی ظاہر و باطن مین مبالغہ کری یہ سب اشیا
کتاب و سنت سی ثابت اور معلوم ہین اگلی وجوب مین امام رئیس کا اختلاف
نہین ہی اسلئی انہین کامون کی لیی امام کا قائم کرنا مشروع کیا ہے ورنہ
بہی حاکم کی کیا ضرورت تہی اب جو کوئی حاکم و بادشاہ و رئیس و امیر کسی شی مین
ان امور مذکورہ سی کچہہ بہی خلل کریگا تو وہ حق مین رعیت کی نہ کوشش کرنیوالا ہے

اور نہ ناصح بلکہ فریبی و خائن و دغاباز ہی حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے
ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا
حرم اللہ علیہ الجنۃ رواہ الشیخان یعنی جو والی رعیت اپنی رعایا کو دہوکا
دیتا ہی اور اونکا خیرخواہ و مصلح نہیں تو اوسپر اللہ نے بہشت کو حرام کیا ہے
و دوسرے لفظ مسلم کا یہ ہی ما من امیر یلی امور المسلمین ثم لا یجتھد لھم و
لا ینصح لھم الا لم یدخل الجنۃ یعنی جو امیر مسلمانوں کی لیے کوشش و خیرخواہی
نہیں کرتا ہی وہ جنت میں نجاویگا شرح درر بہیہ میں کہا ہے فعل الامام
والسلطان ان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والخلفاء
الراشدین فی جمیع ما یاتی ویذر فان فعل ذلک کان لہ ما للائمۃ العدل
من الترغیبات الثابتۃ فی الکتاب والسنۃ وحاصلہا الفوز بنعیم الدنیا
والاخرۃ انتہی یعنی حاکم و بادشاہ پر فرض ہے کہ حضرت اور خلفاء راشدین
کی چال پر چلی ہر فعل و ترک میں اگر وہ ایسا کریگا تو جو ترغیبات و مثوبات
قرآن و حدیث میں واسطے عادل بادشاہوں کے ثابت ہیں وہ سب اوسکے
لیے بھی ہونگی اور حاصل اونکا یہی ہی کہ وہ فائز ہوگا ساتھہ نعیم دنیا و آخرت

کتبہ محمد امین الدین لکہنوی